سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP.10 ایس سی آر

مراری ٹھاکر و دیگر

بنام

ریاست بہار

14 دسمبر 2006

(ایس۔ بی۔ سنہا اور مارکنڈے کاٹجو، جسٹسز)

تعزیراتی ضابطہ، 1860:

دفعہ 302/34-مشترکہ ارادہ-ایک لڑکے کے قتل عمد میں حصہ لینے والے تین ملزم-ایک مقتول کی ٹانگیں تھامے ہوئے، دوسرا اس کی پیٹھ پر بیٹھا اور اس کے ہاتھ پکڑے ہوئے، تیسرے نے اس کی گردن دبائی اور حلق کاٹ دیا۔ پہلے دو ملزمان کی شراکت-منعقد کیا گیا، ملزم نے متاثرہ کو قابو میں کرنے کے بعد قتل عمد کا نام دیا تھا-دفعہ 34 واضح طور پر لاگو ہے-جووینائل جسٹس ایکٹ کے فائدے فائدہ عدالتِ عظمیٰ میں اس مرحلے پر نہیں لیا جاسکتا کیونکہ یہ نکتہ ماتحت عدالتوں میں نہیں اٹھایا گیا-ایف آئی آر درج کرنے میں کوئی مہلک تاخیر نہیں ہوئی-جووینائل جسٹس (نوعمر بچوں کی دیکھ بھال اور تحفظ کا قانون، 2000۔

دو اپیل کنندگان اور ایک اور شخص پر دفعہ 302/34 تعزیراتِ ہند (IPC) کے تحت قابل سزا جرم میں مقدمہ چلایا گیا۔ استغاثہ کا موقف یہ تھا کہ پہلے اپیل کنندہ نے شکایت کنندہ کے بیٹے (مقتول) کی ٹانگیں پکڑیں، دوسرے اپیل کنندہ نے اس کی کمر پر بیٹھ کر اس کے ہاتھ پکڑ لیے، اور تیسرے ملزم نے اس کی گردن دبا کر اس کا گلا کاٹ دیا۔ اس واقعے کو PW-4 (مقتول کے چچا) نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، اور

ان کے شور مچانے پر PW-6، PW-2، PW-3، PW-7 اور کئی دیگر افراد جائے وقوعہ پر پہنچے اور دیکھا کہ مقتول موقع پر ہی جاں بحق ہو چکا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے دونوں اپیل کنندگان کو دفعہ 302 / IPC 34 کے تحت سزا سنائی، جسے عدالت عالیہ نے برقرار رکھا۔

اپیل گزاروں کی طرف سے دائر اپیل میں یہ دعوی کیا گیا تھا کہ وہ جووینائل جسٹس (بچوں کی دیکھ بھال اور تحفظ) ایکٹ 2000 کے فوائد کے حقدار ہیں؛ اور یہ کہ اپیل دائر کرنے میں تاخیر ہوئی تھی۔

عدالت نے اپیل مسترد کرتے ہوئے قرار دیا:

فیصلہ :1۔ جووینائل جسٹس (بچوں کی دیکھ بھال اور تحفظ) ایکٹ، 2000 کے فائدے سے متعلق عرضی، جو کہ درج ذیل عدالتوں کے سامنے نہیں لی گئی ہے، عدالت عظمیٰ کے سامنے نہیں اٹھائی جا سکتی۔ دوسری صورت میں بھی، ملزم اپیل کنندہ کی عمر کا سوال اس حقیقت کا سوال ہے کہ کس ثبوت، جرح وغیرہ کی ضرورت ہے اور اس لیے اسے اس آخری مرحلے میں لینے کی منظوری نہیں دی جا سکتی۔ (A-B-991؛H-990)

جہاں تک اس دلیل کا تعلق ہے کہ ایف آئی آر درج کرنے میں تاخیر ہوئی تھی، یہ واقعہ 26.8.1998 کو شام 4 بجے پیش آیا۔ پہلا مخبر، متوفی کا باپ (پی ڈبلیو 8) باہر تھا۔ وہ شام 8 بجے گھر واپس آیا اور پھر ایف آئی آر درج کرنے چلا گیا۔ تفتیشی افسر (پی ڈبلیو 11) نے اپنے شواہد میں تیزی سے بتایا کہ بارش کا موسم تھا، علاقے میں سیلاب تھا، وہ رات تقریبا 1 بج کر 30 منٹ پر جائے وقوع پر پہنچا اور ان حالات میں مخبر کا فرد بیان ریکارڈ کیا، ایف آئی آر درج کرنے میں ایسی کوئی مہلک تاخیر نہیں ہوئی۔ (C-D-991)

عدالت عالیہ اور ٹرائل کورٹ نے صحیح فیصلہ دیا کہ ملزم نے اپنے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے متوفی پر قابو پانے کے بعد اس کا قتل عمد کیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک اور ملزم تھا، جو عدالت کے سامنے نہیں ہے، جس نے متوفی کی گردن کاٹ دی، لیکن اپیل گزاروں نے بھی قتل عمد میں حصہ لیا۔ قتل عمد کے وقت ان میں سے ایک نے متوفی کی ٹانگیں پکڑ لی تھیں اور دوسرا اس کی پیٹھ پر بیٹھا تھا۔ لہذا دفعہ 34 [پی سی اس معاملے میں واضح طور پر لاگو ہوتا ہے۔ (994-ای-ایف)

فوجداری اپیل کاعدالتی فیصلہ : 2005 کی فوجداری اپیل No.985۔

2001 کے فوجداری اپیل نمبر 266 میں پٹنہ، بہار کی عدالت عالیہ کے آخری فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایس سی مہیشوری، سندھیا گوسوامی، جبار سنگھ، ایم پی ایس تومر اور روپل مہیشوری۔

جواب دہندہ کے لیے گوپال سنگھ اور نشا کانت پانڈے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

جسٹس مارکنڈی کاٹجو، یہ اپیل 2001 کی فوجداری اپیل نمبر 266 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 12.1.2005 کے فیصلے اور حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے۔ اس فیصلے کے ذریعے ٹرائل کورٹ کے ذریعے آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 کے تحت اپیل گزاروں کی اثباتِ جُرم کو برقرار رکھا گیا۔

فریقین کے لیے فاضل وکیل کے مشورے سنے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا۔

استغاثہ کا معاملہ مختصر طور پر، یہ ہے کہ تقریبا 3 بجے، دھنشو رمشرا (پی ڈبلیو 4)، پہلے مخبر بھونیشو رمشرا کا بڑا بھائی اپنی بھینس کو چرانے جا رہا تھا جب اس نے اپنے متوفی بھتیجے بال کرشا مشرا کو اپیل گزاروں کے ساتھ فریق دوم کو دریا کے پار جاتے دیکھا۔ جب دھنشو رمشرا نے ان سے پوچھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں، تو ان سب نے جواب دیا کہ وہ ٹہل رہے ہیں اور وہ دریا کے مشرق کی طرف چلے گئے۔ دھنشو رمشرا بھی اپنی بھینس کے ساتھ دریا کے پار گئے۔ کچھ دیر بعد تقریبا شام 4 بجے، اس نے گنے کے کھیت کے دوسری طرف سے ہانپنے کی آواز سنی اور اپنی بھینس کو چھوڑ کر گنے کے کھیت کی طرف چلا گیا، اس نے دیکھا کہ جامن (گلاب کے سیب) کے درخت کے نیچے ایک پہاڑی پر، اپیل کنندہ مراری ٹھاکر نے متوفی کی ٹانگیں پکڑ لی ہیں، اپیل کنندہ سدھیر ٹھاکر متوفی کی پیٹھ پر بیٹھا ہوا ہے جس نے اپنے دونوں ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں، اور تیسرا ملزم سنیل کمار (جو ہمارے سامنے نہیں ہے) متوفی کی گردن کو دبانے کے بعد اسے تیز دھار ہتھیار سے کاٹ رہا تھا۔ دھنشو رمشرا

نے یہ واقعہ دس لاکھ کے فاصلے سے دیکھا، اور وہ ہولہ اٹھاتے ہوئے بھاگا اور اپیل کنندگان اور سنیل کمار گنے کے کھیت کے مغرب کی طرف بھاگ گئے۔ جب دھنشور مشرا اس جگہ پر پہنچے تو انہوں نے پایا کہ تینوں اپیل گزار پہلے ہی متوفی کی گردن کاٹ کر قتل عمد کر چکے تھے۔ دھنشور مشرا کے ہولے پر دیویندر سنگھ (پی ڈبلیو 6)، کشور جھا (پی ڈبلیو 2)، بلیشور مشرا (پی ڈبلیو 3)، پارس ناتھ مشرا (پی ڈبلیو 7) اور کئی دیگر افراد وہاں آئے اور انہوں نے متوفی کی لاش دیکھی۔ واقعے کے محرک کے بارے میں، استغاثہ کا مقدمہ یہ ہے کہ واقعے سے بارہ دن پہلے، ای اپیلنٹ سنیل کمار کے ساتھ کچھ جھگڑا ہوا تھا۔ واقعے کی تاریخ کو تقریبا 8 بجے جب متوفی کے والد مخبر بھونیشور مشرا (پی ڈبلیو 8) سیتامڑھی سے ان کے گھر آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ ان کا بیٹا مارا گیا ہے اور دھنشور مشرا نے انہیں پورے واقعے کے بارے میں بتایا۔ 26.8.1998 اور 27.8.1998 کے درمیان کی رات تقریبا 1.30 گھنٹے کے وقت، پہلے مخبر کا فردبیان واقعہ کی جگہ پر درج کیا گیا اور تینوں اپیل گزاروں کے خلاف مجموعہِ تعزیراتِ بھارت کی دفعہ 30 / 34 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ پولیس نے تفتیش کے بعد اسی عنوان کے تحت ان کے خلاف فرد جرم پیش کی۔ کیس کا نوٹس لیا گیا اور کیس کو کورٹ آف سیشن کے حوالے کیا گیا جہاں مقدمے کی سماعت کے بعد، اپیلوں کو مجرم قرار دیا گیا اور انہیں مجرم قرار دیا گیا اور سزا سنائی گئی، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

ٹرائل کورٹ کے فیصلے کے خلاف، اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی، جسے مسترد کر دیا گیا اور اسی وجہ لہذا اپیل کی گئی۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے سب سے پہلے پیش کیا کہ اپیل کنندگان جووینائل جسٹس (بچوں کی دیکھ بھال اور تحفظ) ایکٹ 2000 کے فوائد کے حقدار ہیں جیسا کہ 2006 کی ترمیم کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے۔ ہماری رائے ہے کہ اس نقطہ کو اس مرحلے پر نہیں اٹھایا جا سکتا کیونکہ نہ تو اسے ٹرائل کورٹ کے سامنے لیا گیا تھا اور نہ ہی عدالت عالیہ کے سامنے۔ دوسری صورت میں بھی ہمیں مذکورہ دلیل میں کوئی میرٹ نہیں ملتا۔ ملزم اپیل گزاروں کی عمر کا سوال اس حقیقت کا سوال ہے کہ کس ثبوت، جرح وغیرہ کی ضرورت ہے اور اس لیے اسے اس آخری مرحلے پر اٹھانے کی منظوری نہیں دی جا سکتی۔ لہذا ہم اپیل کنندہ کے لیے تعلیم یافتہ وکیل کے اس بیان کو مسترد کرتے ہیں۔

فاضل وکیل برائے اپیل کنندہ نے اس کے بعد موقف اختیار کیا کہ ایف آئی آر درج کرنے میں تاخیر ہوئی ہے۔تاہم، ہماری رائے میں ایسی کوئی تاخیر نہیں ہوئی جسے استغاثہ کے مقدمے کے لیے مہلک یا نقصان دہ قرار دیا جاسکے۔واقعہ 26 اگست 1998 کو شام 4 بجے پیش آیا۔ پہلا اطلاع دہندہ، یعنی مقتول کا والد بھنیشور مشرا (PW8)، اس وقت سیتا مڑھی میں موجود تھا اور شام 8 بجے گھر واپس آیا۔واپسی پر اسے اپنے بھائی دھنیشور مشرا (PW4) سے معلوم ہوا کہ اس کا نابالغ بیٹا، بال کرشن مشرا، جس کی عمر تقریباً 14 سال تھی، قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ جاننے کے بعد، بھنیشور مشرا نے جا کر ایف آئی آر درج کروائی۔تحقیقاتی افسر آر کے تیواری (PW11) نے اپنی گواہی میں کہا کہ اس وقت برسات کا موسم تھا اور علاقے میں سیلاب آیا ہوا تھا۔وہ جائے وقوعہ پر 26 / 27 اگست 1998 کی درمیانی رات کو تقریباً 1.30 بجے پہنچے اور اطلاع دہندہ کا فردِ بیان ریکارڈ کیا۔

ہم ہائی کورٹ اور ٹرائل کورٹ کے اس موقف سے متفق ہیں کہ ملزمان نے 26 اگست 1998 کو شام 4 بجے مشترکہ ارادے کے تحت بال کرشن مشرا کو قابو میں کر کے قتل کیا۔یقیناً یہ درست ہے کہ سنیل ٹھاکر (جو اس وقت اس مقدمے میں فریق نہیں ہے) نے مقتول کا گلا کاٹا لیکن ہمارے سامنے موجود اپیل کنندگان یعنی مرلی ٹھاکر اور سدھیر ٹھاکر بھی اس قتل میں شریک تھے۔مرلی ٹھاکر نے مقتول کی ٹانگیں پکڑیں اور سدھیر ٹھاکر نے مقتول کی کمر پر بیٹھ کر اس کے ہاتھ دبائے، جب کہ قتل کیا جا رہا تھا۔لہٰذا، دفعہ 34 تعزیراتِ ہند (IPC) اس مقدمے میں واضح طور پر لاگو ہوتی ہے۔

ان حالات میں، ہمیں اس اپیل میں کوئی وزن نظر نہیں آتا اور یہ اپیل مسترد کی جاتی ہے۔

آر۔ پی

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this document